فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں، نحل: ۴۳)

فتاویٰ مظہریہ

جلد اوّل و دوم و سوم

شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ

مُرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

ادارہ مسعودیہ ۲/۶، ۵۔ ای، ناظم آباد، کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء

کتاب ________ فتاویٰ مظہریہ
مصنف ________ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
کاتب ________ محمد عبد الباقی بلوچ
طابع ________ حاجی محمد الیاس
ناشر ________ ادارۂ مسعودیہ - کراچی
مطبع ________ شاہکار پریس - کراچی
طباعت ________ ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء
تعداد ________ گیارہ سو
قیمت ________ [illegible] روپے

ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶، ۵۔ ای، ناظم آباد، کراچی
۲۔ مختار پبلی کیشنز، ۲۵۔ جاپان مینشن، ریگل، صدر، کراچی
۳۔ مکتبۂ غوثیہ، سبزی منڈی، کراچی
۴۔ مکتبۂ رضویہ، آرام باغ، کراچی
۵۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور
۶۔ شبیر برادرز، دربار مارکیٹ، گنج بخش، لاہور
۷۔ مکتبہ ضیائیہ، بوہڑ بازار، راولپنڈی

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں) نحل : ۴۳

جلد سوم

شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ

مُرتّبہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ادارہ مسعودیہ ۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان، ۱۴۲۰ھ ۱۹۹۹ء

ایسی باتیں ظہور میں آئیں جن سے توبہ کا احتمال ہوتا تھا اور بہت سی باتیں ایسی سنی بھی گئیں، تو حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے یہ فتویٰ دیا :-

اس میں شک نہیں کہ ان لوگوں سے جو اقوال صادر ہوئے ہیں وہ یقیناً کفر ہیں لیکن اب جب کہ یہ لوگ انتقال کر گئے اور یہ معلوم نہیں کہ توبہ کی یا نہ کی اور ان کی عاقبت کیسی ہوئی ہے اس لیے میرے نزدیک ان کے حق میں سکوت بہتر ہے، البتہ جو شخص ان عبارتوں کا قائل ہو یقیناً کافر ہے[۴]۔

۱۔ مندرجہ بالا حقائق سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک :-

☆...... جب کسی مسلمان سے کفریہ اقوال سرزد ہوں اور یہ یقین ہو کہ اس نے توبہ نہیں کی تو اس کی تکفیر کی جائے گی۔

☆...... جب کسی مسلمان سے کفریہ اقوال سرزد ہوں اور یہ شک اور تردد ہو کہ اس نے توبہ کی یا نہیں کی تو سکوت کو بہتر سمجھا جائے گا اور اس کی تکفیر کرنے والے کو منع نہیں کیا جائے گا۔

☆...... جب کسی مسلمان سے کفریہ اقوال سرزد ہوں اور یہ یقین ہو کہ کفر سے توبہ کر لی ہے تو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی، اس کو مسلمان تصور کیا جائے اور اس کی تکفیر کی ممانعت کی جائے گی۔

علمائے اہل سنت نے ہمیشہ انہیں اصولوں پر عمل کیا اور بلاوجہ کسی کی تکفیر نہیں کی۔ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ اہل مجاہدہ میں سے تھے اس لیے سنت پر عمل کرتے ہوئے تکفیر مسلم میں سعی نہیں فرماتے تھے بلکہ بے دینوں کو دیندار بنانے اور بد عقیدہ کو صحیح العقیدہ بنانے میں کوشاں رہتے تھے۔ آپ کے فیض صحبت سے بہت سے علماء راہ راست پر آ گئے...... حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ اہل مجاہدہ کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

اہل قبلہ[۵] میں سے کسی کے کفر اور نفاق پر قطعی شہادت نہ دے، یہ عمل اس کو رحمت خداوندی سے بہت قریب کر دے گا، بلند مرتبہ حاصل ہوگا، یہ سنت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے......[۶] علم الٰہی میں دخیل بننے سے بندے کو محفوظ رکھتا ہے، اللہ کی رحمت اور خوشنودی سے یہ عمل بہت قریب ہے، یہ خصلت اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ایک معزز دروازہ ہے اور دوسری مخلوق پر رحم کرنے کا جذبہ اللہ تعالیٰ بندہ میں پیدا کر دیتا ہے[۷]۔

حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ ابن فورک کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

ایک ہزار کافر کو اسلام کے شبہ کی بنا پر اسلام میں داخل کرنا غلط نہیں البتہ ایک مومن کو شبہ کی بنا پر اسلام سے خارج کرنا ضرور غلط ہے[۸]۔

ان علمائے اہل سنت نے بھی تکفیر کے باب میں نہایت احتیاط سے کام لیا ہے جن کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ تکفیر میں تعجیل کرتے تھے، مثلاً مولانا احمد رضا خان بریلوی جنہوں نے مولوی اسماعیل دھلوی کے بارے میں (گستاخیوں کے انبار کے باوجود) شک کا فائدہ دیتے ہوئے سکوت کا حکم دیا ہے [۹] جبکہ دوسرے علماء ان کی تکفیر کر چکے تھے [۱۰] اور مولانا عبد الباری فرنگی محلی کو باوجود اس کے انہوں نے ایک دیوبندی عالم کی (تعلقات کی رعایت کرتے ہوئے) تکفیر سے انکار کیا تو آپ نے ان کی تکفیر نہیں فرمائی بلکہ ۱۹۱۲ء سے ۱۹۲۰ء تک تعلقات قائم رکھے [۱۱] تا آنکہ انہوں نے رعایت کا اعتراف نہیں کر لیا۔ جب کہ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے محتاط الفاظ میں رعایت کرنے والے عالم کی تکفیر فرمائی ہے [۱۲]، بہر حال عرض یہ کرنا ہے کہ جب کسی گستاخ رسول کے بارے میں شک و تردد ہوا تو اس کے بارے میں سکوت اختیار کیا گیا...... علمائے اہل سنت نے ہمیشہ تکفیر میں احتیاط کی ہے، اگر ایک نے تکفیر کی ہے اور دوسرے کو توبہ کا علم ہوا یا شک گزرا تو اس نے سکوت اختیار کیا اور سکوت کا حکم دیا۔

چوں کہ مسئلہ تکفیر نہایت ہی حساس مسئلہ ہے اس لیے مناسب خیال کیا کہ فتاویٰ مظہریہ جلد دوم و سوم میں جو ایسے فتوے ہیں جن میں کمال احتیاط برتی گئی ہے ان کی وضاحت کے لیے مندرجہ بالا معروضات و حقائق پیش کر دیے جائیں تاکہ یہ فتوے ان حقائق کی روشنی میں مطالعہ کیے جائیں۔

☆

فتاویٰ مظہریہ جلد اول و دوم ۱۹۵۶ء اور ۱۹۷۰ء کے درمیان دستیاب ہونے والے فتووں پر مشتمل ہیں۔ یہ جلدیں مدینہ پبلشنگ کمپنی، ایم اے جناح روڈ، کراچی نے ایک جلد میں شائع کر دی تھیں۔ جلد اول و دوم کی اشاعت کے بعد تلاش جستجو کا سلسلہ جاری رہا اور ۱۹۹۶ء تک مزید فتوے مل گئے جو جلد دوم کے ساتھ ہی جلد سوم میں شامل کر دیے گئے ہیں...... ان فتووں کی تبییض کا کام برادرم محمد عبد الستار طاہر (لاہور) نے انجام دیا۔ تصحیح، تخریج کا کام ڈاکٹر ابو الخیر محمد زبیر (پرنسپل رکن الاسلام جامعہ مجددیہ، حیدر آباد، سندھ) نے نہایت محنت سے مکمل کیا اور عزیزم مولوی فائز محمود سلمہ نے کمپوزنگ کے کٹھن مرحلے کو طے کیا فجزاہم اللہ احسن الجزاء اور طباعت وغیرہ کے اخراجات کی ذمہ داری حاجی محمد الیاس نے قبول فرما کر ادارہ مسعودیہ، کراچی کی طرف سے شائع کرایا جس کے وہ جنرل سکریٹری ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ تمام محسنین، مخلصین و محبین کو اس دینی اور علمی خدمت پر اجر عظیم عطا فرمائے اور دونوں جہاں میں سرفراز فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین رحمتہ للعالمین علیہ وعلیٰ آلہ وازواجہ واصحابہ وسلم اجمعین۔

۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ
۱۵ جنوری ۱۹۹۹ء
یوم جمعتہ المبارک

محمد مسعود احمد عفی عنہ
۲/۷۔ا۔سی
پی ای سی ایچ سوسائٹی
کراچی (اسلامی جمہوریہ پاکستان)

شیخ الاسلام والمسلمین فنا فی الرسول امام اہلسنت مجدد دین وملت

مؤلف: مفتی الشاہ مولانا احمد رضا خاں محقق و محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اردو ترجمہ: مبین احکام و تصدیقات اعلام

مترجم: شہزادہ برادر اعلیٰ حضرت مولانا حسنین رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تابش شمشیر حرمین

مؤلف

حضرت علامہ اسرار احمد

مع

اہلسنت کی حقانیت کا ثبوت

غیر مقلدین کے قلم سے

مؤلف

میثم عباس قادری رضوی

النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین
مؤلف	الشاہ احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
اردو ترجمہ	مبین احکام و تصدیقات اعلام
مترجم	حضرت مولانا محمد حسنین رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
طباعت اول	ربیع الاول ۱۴۳۴ھ جنوری 2013ء
ناشرین	محمد مصطفیٰ اشرف قادری رضوی
	محمد مختار اشرف قادری رضوی
باہتمام	حاجی محفوظ احمد قادری رضوی مصطفوی

دار النور

یطلب من

دار النور

مرکز الاویس، دربار مارکیٹ، لاہور، پاکستان

042-37247702

0300-8539972

0314-4979792

النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی

لاہور پاکستان

علمائے حرمین محترمین کا ایک مبارک فتویٰ جس میں اللہ و رسول جل جلالہ

وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو ان کا سچا ایمان دکھایا اور

اللہ و رسول کی شان میں گستاخی کرنے والوں پر حجت الٰہیہ تمام کردی

یعنی

حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین

۱۳۲۴ھ

مع ترجمہ اردو

مبین احکام و تصدیقات اعلام

۱۳۲۵ھ

خوشی و شادمانی اسے کرگئے اور مانے۔ اور حسرت و پشیمانی اسے

کرنہ گئے یا سن کر حق دبالے

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی

لاہور پاکستان

رشید احمد الکنکوهی فی فوتوغرافیا و البراهین القاطعة حقیقةً له ونسبةً لتلمیذه خلیل احمد الانبهتی وحفظ الایمان لاشرف علی التانوی معروضاتٌ ؛ مضروبٌ بخطوط ممتازة علی عباراتها المردودات) هل هم فی کلماتهم هذه منکرون لضروریات الدین ؛ فان کانوا وکانوا کفاراً مرتدین، فهل یفترض علی المسلمین اکفارهم کسائر منکری الضروریات ؛ الذین قال فیهم العلماء الثقات ؛ من شك فی کفره وعذابه فقد کفر ؛ کما فی شفاء السقام والبزازیة ومجمع الانهر والدر المختار وغیرها من الکتب الغرر ؛ ومن شك فیهم او وقف فی تکفیرهم ؛ او عظمهم او نهی عن تحقیرهم ؛ فما حکمه فی الشرع المبین ؛ لا زلتم بفضل الله مفیضین ؛ علی المسلمین احکام الدین ؛ آمین ؛ والصلاة والسلام علی سید المرسلین ؛ محمد واله وصحبه اجمعین ؛

رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہین قاطعہ کہ درحقیقت اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لیے اس کے شاگرد خلیل احمد انبٹھی کی طرف نسبت ہے۔ اور اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان کہ ان کتابوں کی عبارات مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیے گئے ہیں) آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریات دین کے منکر ہیں ؟ ۔ اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انھیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکران ضروریات دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے جیسا کہ شفاء السقام و بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا روشن کتابوں میں ہے اور جو ان میں شک کرے یا انھیں کافر کہنے میں تامل کرے یا ان کی تعظیم کرے یا ان کی تحقیر سے منع کرے تو شرع میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے ؟ آپ حضرات ہمیشہ فضل خدا سے مسلمانوں پر احکام دین کا افاضہ فرماتے رہیں ۔ اور درود و سلام نازل ہو تمام رسولوں کے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب سب پر ۔

قال فی المعتمد المستند

بعد ما حقق ان صاحب البدعة المکفرة

المعتمد المستند میں

اولاً یہ تحقیق کی کہ بدعت کفریہ والا جب ہر وہ شخص کہ

مع تحلیه بکل متاع للاسلام منکراً لشیء من ضروریات الدین کافر بالیقین ؛ وفی الصلاة خلفه وعلیه والمناکحة والذبیحة والمجالسة والمکالمة وسائر المعاملات حکم حکم المرتدین ؛ کما نص علیه فی کتب المذهب کالهدایة والغرر وملتقی الابحر والدر المختار ومجمع الانهر و شرح النقایة للبرجندی والفتاوی الظهیریة والطریقة المحمدیة والحدیقة الندیة والفتاوی الهندیة وغیرها متوناً وشروحاً وفتاوی) ما نصه ولنعد بعض من یوجد فی اعصارنا وامصارنا من هؤلاء الاشقیاء ؛ فان الفتن داهمة ؛ والظلم متراکمة ؛ والزمان کما اخبر الصادق المصدوق صلی الله تعالی علیه وسلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمناً ویصبح کافرا والعیاذ بالله تعالی فیجب التنبه علی کفر الکافرین المتسترین باسم الاسلام ولاحول ولاقوة

دعوائے اسلام کے ساتھ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو یقیناً کافر ہے اُس کے پیچھے نماز پڑھنے اور اُس کے جنازے کی نماز پڑھنے اور اُس کے ساتھ شادی بیاہ کرنے اور اس کے ہاتھ کا ذبحہ کھانے اور اُس کے پاس بیٹھنے اور اُس سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں اُس کا حکم بعینہٖ وہی ہے جو مرتدوں کا حکم ہے جیسا کہ کتب مذہب مثل ہدایہ و غرر و ملتقی الابحر و درمختار و مجمع الانہر و شرح نقایہ برجندی و فتاوی ظہیریہ و طریقۂ محمدیہ و حدیقۂ ندیہ و فتاوی عالمگیری وغیرہا متون و شروح و فتاویٰ میں تصریح ہے (اس تحقیق کے بعد یہ عبارت لکھی) اور چاہیے کہ ہم گنائیں اُن اشقیا میں سے بعض فرقے جو ہمارے شہروں اور زمانہ میں پائے جاتے ہیں اس لیے کہ فتنے سخت صدمہ رساں ہیں اور ظلمتیں گھنگھور گھٹا کی طرح چھائی ہوئی ہیں اور زمانہ کی وہ حالت ہے جیسی صادق مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ آدمی صبح کو مسلمان ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مسلمان ہے اور صبح کو کافر والعیاذ باللہ تعالیٰ تو اُن کافروں کے کفر پر آگاہی لازم ہے جو اسلام کے نام کو اپنا پردہ

ما افترق من تكذيب الله سبحانه وتنقيص علم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على بعض تلامذته ومريديه فعارضني وقال ما كان شيخنا ليتفوه بامثال هذا الكفر فاريته الكتاب، وكشفت عن كفره الحجاب، فألجأه الاضطراب، الى ان قال ليس هذا الكتاب لشيخي انما هو لتلميذه خليل احمد الانبهتي فقلت هو قد قرظ عليه وسماه كتابا مستطابا وتاليفا نفيسا ودعا الله تعالى ان يتقبله وقال هذا الكتاب دليل واضح على سعة نور علم مؤلفه وشعبة ذكائه وفهمه وحسن تقريره وبهاء تحريره اه فقال لعله لم ينظر فيه مستوعبا انما نظر بعض مواضع متفرقة واعتمد على علم تلميذه قلت كلا بل قد صرح في هذا التقريظ انه رأه من اوله الى أخره وقال لعله لم ينظر فيه نظر تدبر قلت كلا بل قد صرح فيه انه رأه بنظر غائر وهذا لفظه في التقريظ ان احقر الناس رشيد احمد الكنكوهي طالع هذا الكتاب المستطاب البراهين القاطعة من اوله الى أخره بامعان النظر اه

اور تنقیص علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دبال اپنے سر لیا اُس کے بعض شاگردوں اور مریدوں کے سامنے پیش کیے تو اُس نے میرا خلاف کیا اور بولا بھلا ہمارے پیر کہیں ایسے کفر بک سکتے ہیں. تو میں نے اُسے کتاب دکھائی اور اُس کے کفر کا پردہ کھولا. تو مجبور ہوکر آتے یہ کہنا پڑا کہ یہ کتاب میرے پیر کی نہیں یہ تو اُن کے شاگرد خلیل احمد انبٹھی کی ہے. میں نے کہا اُس نے اس پر تقریظ لکھی. اور اسے کتاب مستطاب تالیف نفیس کہا. اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ اسے قبول کرے اور کہا یہ براہین قاطعہ اپنے مصنف کی وسعت نورِ علم اور شعبت ذکاء و فہم و حسن تقریر و بہائے تحریر پر دلیل واضح ہے. تو اُس کا مرید بولا کہ شاید انھوں نے یہ کتاب ساری نہ دیکھی. کہیں کہیں متفرق جگہ سے کچھ دیکھی اور اپنے شاگرد کے علم پر بھروسا کیا. میں نے کہا یوں نہیں بلکہ اُس نے اسی تقریظ میں تصریح کی ہے کہ اُس نے یہ کتاب اوّل سے آخر تک دیکھی. بولا شاید انھوں نے غور سے نہ دیکھی ہوگی. میں نے کہا ہشت. بلکہ اُس نے تصریح کی ہے کہ میں نے اسے بغور دیکھا اور تقریظ میں اُس کی عبارت یہ ہے. احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب مستطاب براہین قاطعہ کو اوّل سے آخر تک بغور دیکھا. انتہے.

بحث الذي كابر والله لا يهدي كيد المكابرين

ومن كبراء هؤلاء الوهابية الشيطانية

رجل أخر من اذناب الكنكوهي يقال له اشرفعلي التهانوي صنف رسيلة لا تبلغ اربعة اوراق وصرح فيها بان العلم الذي لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بالمغيبات فان مثله حاصل لكل صبي وكل مجنون بل لكل حيوان وكل بهيمة وهذا لفظه الملعون ان صح الحكم على ذات النبي المقدسة بعلم المغيبات كما يقول به زيد فالمسئول عنه انه ماذا اراد بهذا البعض الغيوب ام كلها فان اراد البعض فأى خصوصية فيه لحضرة الرسالة فان مثل هذا العلم بالغيب حاصل لزيد وعمرو بل لكل صبي ومجنون بل لجميع الحيوانات والبهائم وان اراد الكل بحيث لا يشذ منه فرد فبطلانه ثابت نقلا وعقلا اه اقول فانظر الى أثار ختم الله تعالى كيف يسوّي بين رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وبين كذا وكذا وكيف ضل عنه أن علم زيد وعمرو وعلم عظماء هذه المتشيخة الذين سماهم بالغيوب لا يكون ان كان الا

تو دنگ ہوکر رہ گیا ناحق جھگڑنے والا. اور اللہ تعالیٰ ہٹ دھرموں کا مکر نہیں چلنے دیتا. اور اس فرقۂ وہابیہ شیطانیہ کے بڑوں میں ایک اور شخص اسی گنگوہی کے دم چھلوں میں ہے جسے اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں اُس نے ایک چھوٹی سی رسلیا تصنیف کی کہ چار ورق کی بھی نہیں اور اُس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے اور اُس کی ملعون عبارت یہ ہے. آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب. اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے الی قولہ اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اُس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے. میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مہر کا اثر دیکھو یہ شخص کیسی برابری کر رہا ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور چنین و چناں میں اور کیو نکر اتنی سی بات اُس کی سمجھ میں نہ آئی کہ زید اور عمرو اور اس شیخی بگھارنے والے کے بڑے جن کا اس نے نام لیا انہیں غیب کی کوئی بات معلوم ہوگی بھی تو بعض

نقلا فان من الاشياء ذاته تعالى شانه و
لا قدرة له على نفسه والا لكان مقدورا فكان
ممكنا فلم يكن واجبا فلم يكن الها فانظر
الى المجوس كيف يجر بعضه الى بعض والعياذ
بالله رب العلمين وبالجملة هؤلاء الطوائف
كلهم كفار مرتدون خارجون عن
الاسلام باجماع المسلمين وقد قال في البزازية
والدرر والغرر والفتاوى الخيرية ومجمع الانهر
والدر المختار وغيرها من معتمدات الاسفار
في مثل هؤلاء الكفار من شك في كفره و
عذابه فقد كفر اه وقال في الشفاء الشريف
ونكفر من لم يكفر من دان بغير ملة الاسلام
من الملل او وقف فيهم او شك اه وقال في
البحر الرائق وغيره من حسن كلام اهل الاهواء
او قال معنوي او كلام له معنى صحيح ان كان
ذلك كفرا من القائل كفر المحسن اه وقال
الامام ابن حجر في "الاعلام" في
فصل الكفر المتفق عليه بين ائمتنا
الاعلام من تلفظ بلفظ الكفر
يكفر وكل من استحسنه
او رضي به يكفر اه فالحذر الحذر ،

ثابت ہے کہ اشیاء میں خود ذات باری بھی ہے اور
اُسے خود اپنی ذات پر قدرت نہیں ورنہ تحتِ قدرت
ہو جائے گا تو ممکن ہو جائے گا تو واجب نہ رہے گا تو
الٰہ نہ رہے گا تو دیکھو کس طرح ایک دوسری کی طرف کھینچ
لے جاتی ہے اور اللہ کی پناہ جو سارے جہان کا مالک ہے
**خلاصۂ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے سب کے سب کافر و
مرتد ہیں باجماعِ امت اسلام سے خارج ہیں** اور
بیشک بزازیہ اور درر و غرر اور فتاوٰی خیریہ و مجمع الانہر
و درمختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں
فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے
اور شفا شریف میں فرمایا ہم اُسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو
کافر نہ کہے جس نے ملت اسلام کے سوا کسی ملت کا
اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے
اور بحرالرائق وغیرہ میں فرمایا۔ جو بد دینوں کی بات کی
تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی
صحیح معنی ہیں اگر اُس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو
اُس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہو جائے گا اور امام ابن حجر
کتاب "الاعلام" کی اُس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں
جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمۂ اعلام کا اتفاق ہے فرمایا
جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اُس بات کو اچھا بتائے
یا اُس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ ہاں ہاں احتیاط احتیاط

ايتها الماء والمدر ، فان الدين
اعز ما يؤثر ، وان الكافر لا يوقر ،
وان الضلال اهم ما يحذر ،
وان الشر اجلب للشر ، وان
الدجال شر منتظر ، وان اتباعه
اوفر واكثر ، وان مجانبته
اظهر واكبر ، وان الساعة
ادهى وامر ، ففروا الى
الله ، فقد بلغ السيل زبالا ،
ولا حول ولا قوة الا بالله ،
وانما اطنبنا في هذا المقام ،
لان التنبيه على هذا من
اهم المهام ، وحسبنا الله
ونعم الوكيل ، وافضل الصلاة
واكمل التبجيل ، على سيدنا
محمد واله اجمعين ، والحمد لله رب
العلمين ، انتهى كلام المعتمد المستند
هذا ما اردنا عرضه عليكم ، ورجونا كل
خير وبركة لديكم ، افيدونا الجواب ،
ولكم جزيل الثواب ، من الملك الوهاب ،
والصلوة والسلام على الهادي للصواب ،

اے مٹی اور پانی کے پتلے کہ تمام چیزیں جو پسند کی جائیں
دین اُن سب سے زیادہ عزت والا ہے اور بیشک کافر کی
توقیر نہ کی جائے گی اور بیشک گمراہی سے بچنا سب سے زیادہ
اہم ہے اور بیشک ایک شر دوسرے شر کو نہایت
کھینچ لانے والا ہے اور بیشک جن چیزوں کا انتظار کیا جاتا ہے
ان سب میں بدتر دجال ہے اور بیشک اُس کے پیرو ان
لوگوں کے پیروؤں سے بھی بہت زیادہ ہوں گے اور بیشک
اُس کے بچنے ان کے شبہوں سے زیادہ ظاہر اور بڑے
ہوں گے اور بیشک قیامت سب سے زیادہ دہشت والی
اور سب سے زیادہ کڑوی ہے تو اللہ کی طرف بھاگو کہ پانی
ٹیلوں تک پہنچ گیا اور نہ بدی سے پھرنا نہ نیکی کی طاقت مگر
اللہ کی توفیق سے۔ ہم نے اس لیے اس مقام پر کلام طویل کیا
ان باتوں پر تنبیہ کرنا اُن چیزوں میں تھا جو سب سے بڑھ کر
مہم ہیں اور اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہے اور کیا اچھا کام بنانے والا
اور سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر تعظیم ہمارے سردار محمد ﷺ
اور اُن کی تمام آل پر اور سب خوبیاں خدا کو جو مالک سارے
جہان کا ــــــ یہاں تک المعتمد المستند کا کلام ختم ہوا۔
یہ ہے وہ جسے ہم نے آپ پر پیش کرنا چاہا
اور آپ کے پاس سے ہر خیر و برکت کی اُمید ہے۔ ہمیں
جواب افادہ کیجئے۔ اور آپ کے لیے بادشاہ کثیر العطا کی
طرف سے بہت ثواب ہے۔ اور درود و سلام ہدایت